سوال

(301) نسل کی تحدید وتنظیم کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جن ممالک میں افراد کی کثرت ہے وہاں تحدید نسل کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ذیل میں ہم نسل کو منظم کرنے کے مسئلہ میں فقہ اکیڈمی کی قرارداد اور فیصلہ کو نقل کرتے ہیں :

مجلس فقہ اکیڈمی کی پانچویں کانفرنس کویت میں یکم جمادی الآخر سے چھ جمادی الآخر 1409ھ بمطابق 10 سے 15 دسمبر 1988ء تک جاری رہی۔

مجلس کے اعضاء وخبراء کی جانب سے تنظیم نسل کے بارے میں پیش کیےگئے مقالہ جات کو دیکھنے اور اس موضوع کے بارے میں بحث ومناقشہ اور دلائل سنےگئے۔

اور اس بناء پر کہ شریعت اسلامیہ میں شادی کے مقاصد میں بچے پیدا کرنے اور نوع انسانی کی نسل کی حفاظت شامل ہے اور اس مقصد کو ختم کرنا جائز نہیں کیونکہ ایسا کرنا نصوص شرعیہ اور کثرت نسل کی طرف لانے والی توجیہات اور اس کی حفاظت وعنایت کے منافی ہے اور پانچ کلیوں قاعدوں میں حفظ نسل بھی ایک کلیہ ہے شرائع نے جس کا خیال رکھنے کا کہا ہے۔

مندرجہ ذیل فیصلہ کیا گیا :

1۔ کوئی بھی ایسا عام قانون لاگو کرنا جس سے خاوند اور بیوی کو بچے پیدا کرنے کی آزادی کو محدود کیا گیا ہو۔ جائز نہیں۔

2۔ مرد اور عورت کی بچے پیدا کرنے کی قدرت کو ختم کرنا حرام ہے جسے بانجھ یا نامردی کہا جاتا ہے جب تک کہ شرعی معیار کے مطابق کوئی ضرورت پیش نہ آئے۔

3۔ وقتی طور پر حمل کی مدت میں اضافہ کرنے کے لیے ایسا کرنا جائز ہے یا جب شرعی طور پر کوئی معتبر ضرورت اور حاجت پیش آئے تو پھر بھی وقتی طور پر حمل روکنا جائز ہے۔ لیکن اس میں بھی خاوند اور بیوی دونوں کا اندازہ اور مشورہ اور رضامندی ضروری ہے بشرطیکہ اس میں کوئی نقصان وضرر نہ ہو اور پھر حمل روکنے کا وسیلہ بھی شرعی ہو اور ٹھہرے ہوئے حمل پر کوئی زیادتی نہ کیا جائے (یعنی اسے ضائع نہ کیا جائے)۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) (دیکھیں مجلة المجمع عدد نمبر (4) جلد نمبر (1) صفحہ نمبر (73) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

ص383

محدث فتویٰ